الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

انوار الاتقیا

ترجمۂ اردو

تذکرۃ الاولیا

(ترجمہ)

جناب مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی باخذ حق ترجمۂ کتاب ہذا

حسب فرمائش اخی المعظم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر (۶۱)

باہتمام خاکپائے اولیائے دین کمترین محمد قمر الدین مالک مطبع

در مطبع یوسفی واقع کانپور طبع شد

اوسکے بعد جو حضرت سلیمان رحمۃ اللہ کو خیال آیا کہ حالت وجد مین مین نے اونسے کہدیا تھا کہ تنور مین بیٹھو جب تنور مین دیکھا تو آپ بیٹھے تھے حضرت سلیمان دارانی رحمۃ اللہ نے کہا اب باہر نکل آؤ آپ باہر نکل آئے لیکن آگ نے آپکا ایک بال بھی بیکا نہ کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک صاحب جمال کنیزک کو خواب مین دیکھا اوس سے پوچھا تیرے چہرے پر یہ چمک کیسی ہی اوسنے کہا ایک بار آپ رو رہے تھے آپکے آنسو مین نے منھ پر مل لیے جبھی سے میرا چہرہ روشن ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جبتک بندہ دل سے نادم نہو اور زبان سے استغفار نہ کرے تائب نہین ہوتا ہی اور جب تک عبادت مین کوشش نہین کرتا گناہون سے بری الذمہ نہین ہوتا اور اسطرح عمل کرنے سکے بعد انس الٰہی حاصل ہوتا ہی اور دیدار الٰہی ملتا ہی اور اللہ کا پہچاننے والا سب سے دور رہتا ہی اور فرمایا زائد معرفت اوسے حاصل ہوتی ہی جو زائد عاقل ہوتا ہی اور فرمایا خوف کرنے والون کی قوت رجا ہی اور فرمایا کار آمد رونا وہ ہی جو بندہ تضیع اوقات پر روئے اور فرمایا دنیا کی دوستی فقر کھو دیتی ہی اور فرمایا متکبر وہ ہی جو نفس کو نہ پہچانے اور فرمایا سخت دلی اور غفلت سے زیادہ کوئی عذاب نہین ہی اور فرمایا انبیائ موت کو اسلیے مکروہ جانا کہ موت ذکر الٰہی سے جدا کردیتی ہی اور فرمایا جو عبادت کو دوست رکھتا ہی اللہ کا دوست ہی اور فرمایا اللہ کو بندہ اوسکے فضل سے پہچان سکتا ہی اور فرمایا جو اللہ کو اسلیے دوست رکھتا ہی کہ اوسکے انعام حاصل کرے وہ مشرک ہی اور اللہ کو بغیر کسی وجہ کی دوست رکھنے والا اللہ کا دوست ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۶ حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ مشائخ خراسان مین بڑے بزرگ تھے آپکے تصانیف اور نصائح اور مرید بیشمار تھے اور تمام مرید آپ کے صاحب کمال ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے بیعت کی اور ایک مانے تک حضرت ابو تراب رحمہ اللہ کی صحبت مین رہے لوگون نے ابو حفص رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک آج کل صوفیون مین کون بزرگ ہی آپ نے فرمایا مین نے حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ سے زائد بلند حوصلہ اور صادق الاحوال نہین پایا اور حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کا مقولہ ہو کہ اگر حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نہوتے تو مروت اور فتوت کا ظہور نہوتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فوجیون کا لباس پہنا کرتے تھے آپ کی بی بی کا فاطمہ نام تھا اور وہ بلخ کے ایک سردار کی بیٹی اور بڑی عابدہ زاہدہ تھین قبل نکاح اونھون نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ میرے باپ سے میرے ساتھ نکاح کی درخواست کیجیے آپ نے نامنظور کیا دوبارہ پھر اونھون نے کہلا بھیجا کہ آپ خدا رس ہین اور خدا رس اور راہبر ہونا چاہیے نہ راہبر آپ نے قبول کیا اور اونکے باپ سے درخواست کی اونھون نے آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا جب فاطمہ رحمہا اللہ شوہر کے یہان آئین تو تمام کاروبار دنیا ترک کر کے آپ کے ساتھ یاد الٰہی مین بدل وجان مشغول ہوئین جب آپ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی ملاقات کو گئے تو آپکی بی بی بھی ساتھ تھین اور اونھون نے حضرت بایزید رح سے بیباکی کے ساتھ گفتگو کی آپ کو برا معلوم ہوا اور کہا اے فاطمہ غیر مرد سے یون بیباکی کرنا ناروا ہی اونھون نے کہا وجہ یہ تھی کہ جس طرح آپ میری طبیعت کے رازدار ہین اور میرے نفس کی خواہشین پوری کرتے ہین اوسی طرح وہ میرے طریقت کے رازدار ہین اور میری باطنی مرادین پوری کرتے ہین جنکی وجہ سے مجھے دیدار الٰہی حاصل ہوتا ہی اور میرے اس قول پر

یہ دلیل شاہد ہی کہ آپ میری صحبت کے طالب اور وہ بے پروا ہین اور ہمیشہ فاطمہ رحمۃ اللہ
حضرت بایزید رحمۃ اللہ سے بیباکانہ گفتگو کرتی تھین ایک بار انکے ہاتھ مین مہندی لگی
ہوئی دیکھکر حضرت بایزید رحمۃ اللہ نے کہا اے فاطمہ یہ مہندی کیسی ہی اونھون نے
کہا آجتک آپ نے میرے ہاتھ اور مہندی کو نہین دیکھا تھا اسلیے مین آپکے پاس بیٹھی
تھی اب مجھے یہان بیٹھنا حرام ہی حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی شخص
خیال کرے کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ نے خیال بد سے انکی طرف دیکھا تھا تو اوسکا جواب
یہ ہی کہ خود اونکا مقولہ ہی کہ عورت اور دیوار میرے سامنے برابر ہی پھر ایسا شخص
کب خیال بدلا سکتا ہی مترجم کہتا ہی ممکن ہی کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ نے
اسلیے فرمایا ہو کہ یہ میرے پاس نہ بیٹھا کرین کیونکہ جتنی دیر یہ بیٹھتی ہین اللہ کی
یاد و تخلیہ مین موقوف رہتی ہی انتہی اسکے بعد حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ نے
مع اپنی بی بی کے نیشاپور مین جاکر سکونت اختیار کی اور وہان کے لوگ آپکی تشریف
آوری سے بہت خوش ہوے جب حضرت یحیی بن معاذ نیشاپور مین آئے تو آپ نے
ارادہ کیا کہ اونکی دعوت کرین بی بی سے پوچھا دعوت کے لیے کتنا سامان ہونا چاہیے
اونھون نے کہا اتنی گائین اور اتنی بکریان اور اتنی شمع اور اتنا عطر ہونا چاہیے علاوہ
اسکے بیس گدھے ہونا چاہیین کیونکہ جب ایک کریم کی دعوت ہو تو کتون کو بھی محروم
نہ رہنا چاہیے اسی لیے اتنے گدھون کی بھی ضرورت ہی تاکہ اونکا گوشت کتون کی
مدارات مین صرف ہو انکی مروت اس قول سے ظاہر ہی اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ
نے فرمایا ہی جو شخص مرد کو دیکھنا چاہے وہ فاطمہ کو دیکھے۔
نقل کیا ہی کہ آپ نفس پر قہر بہت کرتے تھے ایکبار لوگ جہاد کو چلنے لگے آپ کے نفس
نے آپکو بھی رغبت دلائی آپ نے خیال کیا کہ یہ مکر ہی کیونکہ عبادت کیطرف راغب کرنا
نفس کا کام نہین ہی شائد اسے یہ خیال ہوا ہوگا کہ مین سفر مین افطار صوم کرونگا یا یہ کہ شب